بسم اللہ الرحمن الرحیم

قرآن مجید کے الفاظ اور انداز بیان میں تدبر-10

اس عظیم مہینے میں قرآن مجید کے پیارے الفاظ اور خوبصورت انداز بیان پر غور و فکر کا درس جاری ہے۔

آج کی نشست میں اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کرنے والے ایک دشمن کا قصہ بیان کرتے ہیں اور اسکی بری حالت کا ذکر کرتے ہیں اور یہ دیکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر بہتان لگانے پر اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا دفاع کرتے ہوئے اس شخص پر سخت وعید نازل کرنے کے ساتھ ساتھ اس بندے کی اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کرنے سے پہلے، گستاخی کرتے وقت اور اسکے بعد، اسکی بے چینی اور بدلتی اور بگڑتی ہوئی حالت کو اور دنیا اور آخرت میں رسوائی اور بدترین انجام کو کیسے بہترین انداز میں بیان فرمایا ہے، اور یہ سب اسکی زندگی میں ہی ہو چکا تھا لیکن وہ کچھ کر نہ سکا، پہلے یہ قصہ سن لیتے ہیں پھر قرآن مجید کے خوبصورت انداز بیان کو بیان کرتے ہیں۔

اس قصے کو ابن کثیر رحمہ اللہ نے اور دیگر مفسرین نے بھی بیان کیا ہے، میں تفسیر ابن کثیر سے مختصر قصہ بیان کرتا ہوں، ابن کثیر، ابن جریر سے نقل کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

وقال ابن جرير: حدثنا ابن عبد الأعلى ، أخبرنا محمد بن ثور ، عن معمر ، عن عباد بن منصور ، عن عكرمة : أن الوليد بن المغيرة جاء إلى النبي صلى الله عليه وسلم فقرأ عليه القرآن،

فكأنه رق له،

فبلغ ذلك أبا جهل بن هشام، فأتاه،

فقال: أي عم، إن قومك يريدون أن يجمعوا لك مالا .

قال: لم؟

قال: يعطونكه ، فإنك أتيت محمدا تتعرض لما قبله .

قال: قد علمت قريش أني أكثرها مالا .

قال: فقل فيه قولا يعلم قومك أنك منكر لما قال ، وأنك كاره له .

قال: فماذا أقول فيه ؟ فوالله ما منكم رجل أعلم بالأشعار مني ، ولا أعلم برجزه ولا بقصيده ولا بأشعار الجن ، والله ما يشبه الذي يقوله شيئا من ذلك. والله إن لقوله الذي يقول لحلاوة ، وإنه ليحطم ما تحته ، وإنه ليعلو وما يعلى. وقال : والله لا يرضى قومك حتى تقول فيه . قال: فدعني حتى أفكر فيه ، فلما فكر قال: إن هذا سحر يأثره عن غيره ، فنزلت: (ذرني ومن خلقت وحيدا) [قال قتادة: خرج من بطن أمه وحيدا] حتى بلغ : (تسعة عشر)

وقد ذكر محمد بن إسحاق وغير واحد نحوا من هذا. وقد زعم السدي أنهم لما اجتمعوا في دار الندوة ليجمعوا رأيهم على قول يقولونه فيه ، قبل أن يقدم عليهم وفود العرب للحج ليصدوهم عنه ، فقال قائلون: شاعر. وقال آخرون: ساحر . وقال آخرون : كاهن . وقال آخرون : مجنون. كما قال تعالى: (انظر كيف ضربوا لك الأمثال فضلوا فلا يستطيعون سبيلا) [الإسراء : 48] كل هذا والوليد يفكر فيما يقوله فيه ، ففكر وقدر ، ونظر وعبس وبسر ، فقال: (إن هذا إلا سحر يؤثر إن هذا إلا قول البشر)

اب اس قصے کے متعلق خوبصورت الفاظ اور انداز بیان پر غور کریں:

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ذَرْنِي وَمَنْ خَلَقْتُ وَحِيدًا ﴿١١﴾ وَجَعَلْتُ لَهُ مَالًا مَّمْدُودًا ﴿١٢﴾ وَبَنِينَ شُهُودًا ﴿١٣﴾ وَمَهَّدتُّ لَهُ
تَمْهِيدًا ﴿١٤﴾ ثُمَّ يَطْمَعُ أَنْ أَزِيدَ ﴿١٥﴾ كَلَّا إِنَّهُ كَانَ لِآيَاتِنَا عَنِيدًا ﴿١٦﴾ سَأُرْهِقُهُ صَعُودًا ﴿١٧﴾ إِنَّهُ فَكَّرَ

وَقَدَّرَ ﴿١٨﴾ فَقُتِلَ كَيْفَ قَدَّرَ ﴿١٩﴾ ثُمَّ قُتِلَ كَيْفَ قَدَّرَ ﴿٢٠﴾ ثُمَّ نَظَرَ ﴿٢١﴾ ثُمَّ عَبَسَ وَبَسَرَ ﴿٢٢﴾ ثُمَّ أَدْبَرَ
وَاسْتَكْبَرَ ﴿٢٣﴾ فَقَالَ إِنْ هَذَا إِلَّا سِحْرٌ يُؤْثَرُ ﴿٢٤﴾ إِنْ هَذَا إِلَّا قَوْلُ الْبَشَرِ ﴿٢٥﴾ سَأُصْلِيهِ سَقَرَ ﴿٢٦﴾ وَمَا
أَدْرَاكَ مَا سَقَرُ ﴿٢٧﴾ لَا تُبْقِي وَلَا تَذَرُ ﴿٢٨﴾ لَوَّاحَةٌ لِلْبَشَرِ ﴿٢٩﴾ عَلَيْهَا تِسْعَةَ عَشَرَ ﴿٣٠﴾ [المدثر: 11-30]

آیئے ایک ایک آیت پر غور کرتے ہیں:

ذَرْنِي وَمَنْ خَلَقْتُ وَحِيدًا (11)

ذَرْنِي وَمَنْ: مجھے اور اس شخص کو (یعنی اے میرے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم انتقام کے لیے میں ہی اسے کافی ہوں)

پھر یہ شخص کون ہے اسکی حقیقت کیا ہے، اسکی حالت کیا تھی:

وَمَنْ خَلَقْتُ وَحِيدًا(11):

جس کو میں نے اکیلا پیدا کیا

اکیلا بے سہارا، کمزور، مسکین، فقیر، محتاج تھا

یہ اسکی اوقات تھی اور پھر اس پر اپنے بعض انعامات اور احسانات کا ذکر فرمایا:

وَجَعَلْتُ لَهُ مَالًا مَمْدُودًا (12)

اور میں نے اسے مال کثیر دیا

وَبَنِينَ شُهُودًا (13)

اور (ہر وقت اس کے پاس) حاضر رہنے والے بیٹے دیئے

وَمَهَّدتُّ لَهُ تَمْهِيدًا (14)

اور ہر طرح کے سامان میں (آسانیوں کے ساتھ) وسعت دی (یعنی دنیا کے اعتبار سے کوئی کمی نہیں ہونے دی)

ثُمَّ يَطْمَعُ أَنْ أَزِيدَ (15)

ابھی خواہش رکھتا ہے کہ اور زیادہ دوں

كَلَّا إِنَّهُ كَانَ لِآيَاتِنَا عَنِيدًا (16)

ایساہر گز نہیں ہوگا۔(مفسرین کہتے ہیں کہ اسکے بعد اسکے مال اور اولاد کبھی زیادہ نہ ہوسکے) إِنَّهُ كَانَ لِآيَاتِنَا عَنِيدًا (16)

بے شک یہ ہماری آیتوں کا (سخت) دشمن رہا ہے

یہ تھی اس شخص کی حالت گستاخی کرنے سے پہلے، اب اسکا برا وقت شروع ہو گیا ہے، ذرا غور کریں:

سَأُرْهِقُهُ صَعُودًا (17)

عنقریب میں اسے اونچی گھاٹی پر چڑھاؤں گا

(یعنی اسکی زندگی تنگ کردوں گا، یعنی اسکی تباہی اور بربادی کا وقت شروع ہو گیا)

اب اسکی گستاخی کرنے کے وقت بگڑتی ہوئی حالت کو بھی ذرا دیکھیں، اسکی گھٹیا سوچ، اسکی بگڑتی ہوئی شکل، اسکے دل و دماغ کی خباثت اور تمام جسم کی بگڑتی ہوئی حالت پر ذرا غور کریں، جب گستاخی کی شروعات بولنے سے پہلے گھٹیا سوچ سے تھی اسی سے ہی ابتدا کی: إِنَّهُ فَكَّرَ وَقَدَّرَ (18)

بے شک اس نے سوچا اور اندازہ لگایا (کوئی تجویز کی)

فَقُتِلَ كَيْفَ قَدَّرَ (19)

یہ مارا جائے اس نے کیسی تجویز کی

یعنی کتنی گھٹیا تجویز کی اور برا اندازہ لگایا

ثُمَّ قُتِلَ كَيْفَ قَدَّرَ (20)

پھر یہ مارا جائے اس نے کیسی بری تجویز کی

پھر دل سے تامل کیا کہ کیا کہنا چاہیے

ثُمَّ نَظَرَ (21)

پھر تامل کیا

جب دل لاجواب ہوا اور بے سکونی طاری ہونے لگی، تو چہرے پر اسکا کیا اثر ہوا؟

ثُمَّ عَبَسَ وَبَسَرَ (22)

پھر تیوری چڑھائی اور منہ بگاڑ لیا

پھر جب مزید دل تنگ ہونے لگا اور بے چینی پڑھنے لگی اور جسم پر اسکا اثر ہونے لگا تو اٹھ کے کھڑا ہو گیا:

ثُمَّ أَدْبَرَ وَاسْتَكْبَرَ (23)

پھر پشت پھیر کر چلا اور (قبول حق سے) تکبر کیا

پھر آخر اپنا زہر اگلنے لگا اور کہا:

فَقَالَ إِنْ هَٰذَا إِلَّا سِحْرٌ يُؤْثَرُ (24)

پھر کہنے لگا کہ یہ تو جادو ہے جو (اگلوں سے) منتقل ہوتا آیا ہے

إِنْ هَٰذَا إِلَّا قَوْلُ الْبَشَرِ (25)

یہ تو بشر کا کلام ہے

سبحان اللہ اتنے منصوبے، حربے، گٹھ جوڑ، اور سارا زور لگانے بعد بھی براہ راست اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پر کوئی طعن نہ یہ بدبخت کر سکا اور نہ ہی اسکو اکسانے والوں میں سے کسی کو اسکی توفیق ہوئی انکی کیا مجال، اگر کچھ کہا بھی ہے تو رسول علیہ السلام پر نہیں رسالت پر طعن کیا، یعنی جادو گر نہ کہہ سکا قرآن مجید کو جادو اور بشر کا قول کہا

اب اس نے جو کہنا تھا اور کرنا تھا وہ کر لیا اب اسکے انجام کو بھی دیکھ لیں:

سَأُصْلِيهِ سَقَرَ (26)

عنقریب اس کو سقر میں داخل کروں گا

وَمَا أَدْرَاكَ مَا سَقَرُ (27)

اور تم کیا سمجھے کہ سقر کیا ہے؟

لَا تُبْقِي وَلَا تَذَرُ (28)

(وہ آگ ہے کہ) نہ باقی رکھے گی اور نہ چھوڑے گی (یعنی بدترین دائمی عذاب)

لَوَّاحَةٌ لِّلْبَشَرِ (29)

جسم کو جھلس کر سیاہ کر دے گی

عَلَيْهَا تِسْعَةَ عَشَرَ (30)

اس پر (عذاب دینے کے لیے) اُنیس فرشتے مقرر ہیں۔ کہا گیا کہ اسکے اسکے ساتھ انیس ہمیشہ حاضر ہونے والے بیٹے تھے اب سقر میں عذاب دینے کے لیے انیس فرشتے مقرر ہیں۔

سبحان اللہ اسکی ایک ایک حرکت اور بدلتی، بگڑتی ہوئی حالت اور بدترین انجام کی مختصر تفصیل بہت ہی پیارے انداز میں اپنے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو تسلی دیتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا ہے جو ہر گستاخ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے مقام عبرت ہے اور اہل ایمان کے لیے مقام عزت اور فخر ہے کہ ہر گستاخ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ہمیشہ خوفناک انجام ہوا ہے، دنیا میں سوائے ذلت اور رسوائی اور آخرت میں دردناک عذاب کے سوا کچھ نہ ملا۔ اور یہ سب اسکی زندگی میں ہی ہو چکا تھا اور یہ پیاری آیتیں اس نے بھی اپنے کانوں سے سنی تھی بلکہ تمام دشمنوں نے بھی سنی تھی لیکن اللہ تعالیٰ کے اس پیغام اور اسکے اس برے انجام کو کوئی بھی چیلنج نہ کر سکا صرف جھوٹا کلمہ ہی اگر پڑھ لیتا تو اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو جھٹلانے کے لیے کافی تھا لیکن کسی کو بھی اس جھوٹ کی بھی جرات نہ ہو سکی۔

سبحان الله وبحمده سبحان الله العظيم ۔

اسی طریقے سے ابولہب کو بھی دیکھ لیں اسکی زندگی میں ہی اسکی ہلاکت اور رسوائی کی خبر مل چکی تھی لیکن وہ بھی اپنے وقت کا سب سے بڑا سردار اور طاقتور ہونے کے باوجود بھی کچھ نہ کر سکا۔

ہمارے لیے پیغام یہ ہے کہ:

جب اللہ تعالیٰ خصوصی طور پر اپنے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا اور عمومی طور پر اپنے پیاروں کا دفاع کرتا ہے تو دنیا کی تمام طاقتیں ناکام ہو جاتی ہیں اور گستاخی کرنے والے کتنے ہی طاقتور اور چالاک کیوں نہ ہوں اور دنیا میں چاہے وہ بڑے اصل رسوخ والے ہی کیوں نہ ہوں انکی تمام چالیں، حیلے اور حربے انہی کی طرف لوٹ کر آتے ہیں اور ہمیشہ ذلیل وخوار ہوتے رہتے ہیں اور انکا بہت ہی برا انجام ہوتا ہے اور وہ دیکھتے ہی رہ جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی پناہ۔ اور ہمارے ذمے یہ کام ہے کہ ہم نے اللہ تعالیٰ کے دین کی نصرت کرنی ہے ہمیں اللہ پر توکل کا حق ادا کرتے ہوئے مؤمن موحد، متبع سنت اور باعمل سچا مسلمان ہونا چاہیے، اللہ تعالیٰ کی مدد اور اعانت ونصرت ہمیشہ رہے گی اور اللہ تعالیٰ کے دین کے دشمنوں پر ہمیشہ غلبہ بھی رہے گا اور ثابت

قدمی بھی ملتی رہے گی، صرف نعرے لگانے اور اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کے دعوے کافی نہیں ہیں، اس محبت کا حق اتباع سنت سے ادا ہوتا ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ ۝٣١﴾ [آل عمران: 31]

کہہ دیں اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو، اللہ تم سے محبت کرے گا اور تمھیں تمھارے گناہ بخش دے گا اور اللہ بے حد بخشنے والا، نہایت رحم کرنے والا ہے۔

دوسری آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنْ تَنْصُرُوا اللَّهَ يَنْصُرْكُمْ وَيُثَبِّتْ أَقْدَامَكُمْ ۝٧﴾ [محمد: 7]

"اے ایمان والو! اگر تم اللہ کے دین کی نصرت کروگے تو اللہ تمہاری نصرت کرے گا اور تمہیں ثابت قدمی عطا فرمائے گا"

اور تیسری آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿إِنْ يَنْصُرْكُمُ اللَّهُ فَلَا غَالِبَ لَكُمْ وَإِنْ يَخْذُلْكُمْ فَمَنْ ذَا الَّذِي يَنْصُرُكُمْ مِنْ بَعْدِهِ وَعَلَى اللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ ۝١٦٠﴾ [آل عمران: 160]

"(اے مسلمانو) اگر اللہ تمہاری مدد کرے تو تم پر کوئی غالب نہیں آسکتا اور اگر وہ تمہیں بے سہارا چھوڑ دے تو پھر کون ہے جو اس کے بعد تمہاری مدد کرے گا؟ اور مؤمنوں کو اللہ پر ہی توکل کرنا چاہیے"

کیا جلسے، جلوسوں، تخریب کاریوں اور مسلمانوں پر تشدد اور آپسی خانہ جنگی سے اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کے اظہار ہوتا ہے؟ اور کیا یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات ہیں؟ اور کیا اس سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی یا دین کی نصرت ہوتی ہے؟

سبحان الله ۔ یہ تمام چیزیں خلاف سنت ہیں اور دین سے دوری کے ثبوت ہیں، نعوذ باللہ، اور امت اسلامیہ پر ذلت اور رسوائی کے اسباب اور دین کے دشمنوں کے لیے باعث خوشی اور مسرت ہے کہ جوان لوگوں نے اسلام اور مسلمانوں پر تہمتیں لگائیں ہیں کہ یہ دہشتگردی کا دین ہے اور مسلمان دہشت گرد اور تخریب کار ہیں یہ مسلمان اسکا خود ثبوت دے رہے ہیں۔إنا لله وإنا إليه راجعون ۔

والله أعلى وأعلم ۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمیں قرآن مجید کی تلاوت کا حق ادا کرنے اور اس میں غور وفکر کرنے کی اور صحیح عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے، توحید اور سنت اور منہج السلف الصالحین پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے، اور دین کی نصرت اور اتباع سنت کا حق ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے، اور ہر وبا، فتنے اور شر پسندوں کے شر سے محفوظ فرمائے۔

آمین یارب العالمین۔

سبحانك اللهم وبحمدك أشهد أن لا إله إلا أنت أستغفرك وأتوب إليك

یہ رسالہ ڈاکٹر مرتضی بن بخش (حفظہ اللہ) کے آڈیو درس (رمضان اور قرآن-10) سے لیا گیا ہے۔